دل کا معاملہ معمہ بن چکا ہے

تحریر: سہیل احمد لون

ریاستی قانون بنانے والے اگر قانون شکن کو سزا دلوا سکتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ دل بنانے والی ہستی دل توڑنے والے کو سزا نہ دے۔ دلوں کے معاملات بہت حساس ہوتے ہیں جسے سمجھنے کے لیے ایک عدد اچھے بلکہ صحت مند دل کی ضرورت ہوتی ہے۔ میاں صاحب کا عوام کے ساتھ ایک قلبی تعلق ہے، دماغ کا استعمال وہ صرف کاروباری معاملات میں کرتے ہیں۔ کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے شاید اسی وجہ سے عوام بھی میاں صاحب کے لیے صرف دل سے سوچتی ہے اگر دماغ استعمال کرتی تو میاں صاحب اور ان کے خاندان کے لیے آئندہ سات نسلوں کو غلام بنانے پر دھمال ڈالتی نظر نہ آتی۔ پانامہ لیکس نے عمران خان کی سیاسی گیند کو اتنا ٹمپر کر دیا کہ اس کی ہر ڈیلیوری میں خطرناک ریورس سوئنگ واضح طور پر نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔ میاں صاحب بڑا دل لگا کر باری لینے میں مگن تھے کہ عمران خان کے ساتھ ساتھ اعتزاز احسن، بلاول زرداری، خورشید شاہ اور سراج الحق نے بھی باؤنسرز اور گگلی کرانا شروع کر دیں۔ میاں صاحب کا دل اس بات سے مطمئن تھا کہ عمران خان کی ریورس سوئنگ اگر وہ کسی طرح کھیلنے میں کامیاب ہو گئے تو باقی لوگوں کے باؤنسرز اور گگلی پر کبھی آؤٹ نہیں ہو سکتے کیونکہ میچ سے قبل ہی یہ سب کچھ فکس کیا گیا تھا۔ میاں صاحب کے دل کو اس وقت شدید دھچکا لگا جب چھڑی والے امپائر نے انگلی ہلا کر وارننگ دی۔ میاں صاحب کے دل میں فوراً یہ بات آئی کہ جو انگلی خبردار کرنے کے لیے ہل سکتی ہے وہ آؤٹ کرنے کے لیے اٹھ بھی سکتی ہے۔ سنیل گواسکر کی طرح میاں صاحب کو بھی باری لینے میں اتنا مزہ آتا ہے کہ آؤٹ ہونے کے تصور سے بھی ان کا دل ڈوبنے لگتا ہے۔ امپائر کی وارننگ اور کپتان کی ریورس سوئنگ سے وقتی طور پر بچنے کے لیے میاں صاحب نے ریٹائرڈ ہرٹ ہونا قبول کیا ہرٹ بھی ان کا دل ہی ہوا جس کا علاج اس ملک میں ممکن نہیں تھا جہاں گزشتہ ساڑھے تین دہائیوں سے عوام کے دلوں سے کھیلا جا رہا ہے۔

میاں صاحب دل کا علاج کروانے ولائت تشریف لے آئے۔ میاں صاحب ایک کامیاب بزنس مین ہیں لندن کو یورپ کا بزنس حب کہا جاتا ہے لہذا لندن پر دل آنا بھی ایک سیاسی نہیں بلکہ کاروباری عمل ہے۔ بڑے میاں چنگا چوکھا کھانے اور خریدنے کے شوقین ہیں ان کے فیملی ممبرز نے دل کی سرجری سے قبل الحمدللہ پڑھ کر ان کی دلی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے آکسفورڈ سٹریٹ سے برگر کھلائے اور خریداری کروائی۔ بڑے میاں کے دل کی اوپن ہارٹ سرجری کی خبر سن کر چھوٹے میاں بھی اپنا روایتی غریبوں والا سوٹ زیب تن کر کے لندن تشریف لے آئے۔ سوشل میڈیا پر دعائے صحت کی ایک تحریک شروع ہو گئی۔ دیس میں کالے دیسی بکروں کے دل اس خوف سے بیٹھنا شروع ہو گئے کہ کہیں میاں صاحب کی جان کا صدقہ انکی جان لے کر نہ کیا جائے۔ کچھ بدقسمت بکرے چھری کے نیچے آ بھی گئے ان کے منہ سے بے بے کی بجائے ہائے شیخ رشید ہی نکل سکا..... قربانی سے پہلے جو قربانی ہونے کی پیش گوئی کی گئی تھی وہ بیچارے کالے بکروں پر صادق آ گئی۔ بڑے میاں کے دل کی کھلی سرجری اتنے بند ماحول میں ہوئی کہ ہسپتال سے کوئی ویڈیو یا اصلی تصویر جاری نہ ہو سکی۔ اس

لحاظ سے میاں صاحب بھی اسامہ بن لادن سے کم نہیں نکلے۔صدام حسین کو پکڑنے سے لیکر پھانسی پر لٹکنے دکھایا گیا، کرنل قذافی کا انت راز کی بات نہیں، اب تو ڈرون حملوں میں کسی شدت پسند کمانڈر کی ہلاکت کی ویڈیو اور تصویر بھی جاری ہونا شروع ہوگئیں ہیں مگر امریکہ کا Most wanted اسامہ بن لادن کا آپریشن جسے واشنگٹن میں بیٹھ کر اعلی امریکی شخصیات ''براہ راست'' دیکھ بھی رہیں تھیں کبھی کوئی ویڈیو یا تصویر جاری نہ کی گئی اسامہ کا آپریشن انتخابی مہم میں کیش کیا گیا۔اسی طرح میاں صاحب کے آپریشن کی تفصیلات بھی صرف مریم نواز کے ٹویٹ کی حد تک محدود کی گئیں۔ برطانوی میڈیا میں اس کا کوئی خاطر خواہ ذکر نہ ہوا ان کے نزدیک خبر کی اہمیت کا پیمانہ یہ ہے کہ کچھ خاص بات ہو جس میں عوام کی دلچسپی کا عنصر بھی موجود ہونا چاہیے۔میاں صاحب جس تواتر سے لندن آتے ہیں اگر وہ تین ماہ لندن تشریف نہ لائیں تو برطانوی میڈیا کے لیے خبر ہو سکتی ہے۔ برطانوی اخبار گارڈین نے میاں صاحب کی اوپن ہارٹ سرجری کی خبر شائع کی جس میں خبر کا منبع مریم نواز کے ٹویٹس تھے کسی ڈاکٹر یا سرجن کا بیان نہیں تھا اور نہ ہی کوئی ہسپتال والی اصلی تصویر۔اسامہ بن لادن کے خفیہ آپریشن سے جیسے امریکہ میں کسی سیاسی جماعت کو انتخابات میں فائدہ ہوا تھا ہو سکتا ہے میاں صاحب کے خفیہ آپریشن سے پاناما لیکس کی مہم ٹھنڈی پڑ جائے، امپائر ریٹائر ہو جائے اور نیا امپائر انگلی ہلا کر وارننگ نہ دے۔ دل سے فیصلے کرنے والی عوام جس میں زندہ دلان لاہور قابل ذکر ہیں میاں صاحب کی بیماری کی وجہ سے انکے دلوں میں میاں صاحب کے خلاف اگر کوئی میل یا ملال آیا بھی ہو تو رحمتوں، برکتوں اور بخششوں والے مہینے میں سب دھل جائے جس سے میاں صاحب کے دل کو بھی سکون نصیب ہوگا۔ Rupert Murdoch ایک کامیاب بزنس مین ہے جس نے عالمی میڈیا کو کنٹرول کیا ہے مگر میاں صاحب بھی کم نہیں انہوں نے دیسی میڈیا کا دل جیتا ہوا ہے۔ جو صحافی ڈی چوک پر دھرنے کے دوران لندن پلان کا شور مچاتے تھے لندن کے خفیہ آپریشن پر ''آمین'' کرتے نظر آئے۔سب سے پہلے خبر بریک کرنے والے چینلز، لحہ بہ لحہ اپ ڈیٹ کرنے کا نعرہ لگانے والے صحافی، ایسے پھرتیلے صحافی جو جارج بیلی کورٹ میں بیٹھ کر پاکستانی کرکٹرز پر سپاٹ فکسنگ کیس کی پروسیڈنگ ٹویٹر کے ذریعے ساتھ ساتھ کر رہے تھے میاں صاحب کے آپریشن کی باری دل سے کام کرتے نظر نہیں بلکہ ''پی ٹی آئی کارکن کا صحافی پر حملہ'' پر دل جمعی کے ساتھ کرتے نظر آئے۔معجزانہ طور پر میاں صاحب تین روز بعد ہی اوپن ہارٹ سرجری سے صحت یاب ہو کر ہسپتال سے اپنے گھر تشریف لے گئے۔زندہ دلان لاہور کے میاں صاحب کسی کا دل نہیں توڑنا پسند کرتے اسی وجہ سے ان کے قریب صرف ان صحافیوں کو آنے دیا جاتا ہے جو ان کا دل بھی نہ توڑے۔سعودی عرب کے ساتھ بھی میاں صاحب کا ایک قلبی رشتہ ہے اسی لیے صحت یاب ہو کر وہ سب سے پہلے دل کو سکون دینے ''عمرہ'' کرنے جائیں گے۔ کہتے ہیں کہ انسان کو کسی کا دل نہیں توڑنا چاہیے کیونکہ دلوں میں رب بستا ہے اگر رب دلوں کو توڑنے والوں کو سزا دے سکتا ہے تو دلوں کو جوڑنے اور ٹھیک کرنے والوں کو جزا کیوں نہیں دے گا۔میاں صاحب کی چھاتی (مردانہ سینہ ہوتا ہے لیکن چربیوں کی پرتوں نے اچھے خاصے سینے کو چھاتی بنا کر رکھ دیا ہے) کھول کر جس سرجن نے دل کا معاملہ ٹھیک کیا اسے جزا کیوں نہیں دے گا۔مریم نواز صاحبہ سے اتنی گذارش ہے کہ ایک ٹویٹ میں اس عظیم ہارٹ سپیشلسٹ کا ذکر بھی کر دیں تا کہ پاکستانی عوام اس بابرکت مہینے میں اس محسن کے لیے بھی دعائے خیر کر سکے جس کی وجہ سے ان کے دلوں کی دھڑکن تین دنوں میں ''شفایاب'' ہوگئی۔ دلوں کے معاملات کو صرف دلوں تک محدود کر دینا بھی بعض اوقات پچھتاوا یا ندامت کا باعث

بن جاتا ہے۔لاہوراور پاکستان میں لوگوں کی کیارائے ہے یہ تو لاہور جا کر پتہ چلے گا لیکن لندن میں سوائے مسلم لیگیوں کے کسی کو یقین نہیں کہ یہ اوپن ہارٹ سرجری ہوئی ہے اور یقین کامل بھی اُن مسلم لیگیوں کو ہے جنہوں نے ’’اوپن ہارٹ سرجری‘‘ ہوتے دیکھی ہے۔پاکستان سے جو ڈاکٹر میاں صاحب کیلئے گیا تھا اُس کا کوئی اتا پتہ نہیں ہو سکتا ہے پاکستان لوٹ آیا ہو لیکن دیسی میڈیا نے اُن سے بھی پوچھنے کی زحمت نہیں کی کہ بھی کیا نکالا اور کیا ڈالا ہے؟میاں صاحب کے دل کا معاملہ تو معما بن چکا ہے ہر جاننے والے کے پاس ایک نئی کہانی ہے۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

11-06-2016